اُردو نظم میں دیو مالائی عناصر

صائمہ سلیم، لیکچرار شعبۂ اُردو، گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج، شیخوپورہ

Abstract

The modern poets reinforced their poetry with mythological references in the use of subject matter & symbol. Mythology in the best source of the dissemination of thoughts in the precise style in a poem. Mythology has played a pivotal role in presenting human psychology & social scenario. Mythology, is creditable in bestowing the prominent place upon Urdu poem.

اُردو نظم میں اساطیر کا موضوع اور علامت کے طور پر بہت زیادہ استعمال ملتا ہے۔ اُردو نظم میں اساطیری قصوں کو استعمال کرنے کا رجحان بہت پرانا ہے۔ اور طویل منظوم داستانوں میں اساطیر ایک مستقل موضوع کا درجہ رکھتی ہے۔ نظم قدیم ہو یا جدید مختلف اساطیری موضوعات کو اس میں بہت عمدگی سے برتا گیا ہے۔ تخلیق کائنات کا قصہ ہو یا سورج دیوتا کی شان کا موضوع، بابلی عقائد ہوں یا چینی نظریۂ کائنات اُردو نظم میں بے شمار اساطیری موضوعات کو استعمال کیا گیا ہے۔ اظہر غوری نے اپنی نظم ''اساطیر'' میں ''تخلیق کائنات'' کو موضوع بنایا ہے۔

''میری سسکیاں نیلے پانی میں رہتیں
تو اب جھاگ بن کر مچلتیں، اچھلتیں کبھی تیرتیں دائمی مسکراہٹیں
امر ہو کے اپنے لبادوں میں رہتیں
انہیں موت کا خوف مٹی میں مرنے کا خدشہ نہ ہوتا
بہر حال یہ کتنی عجیب بات ہے کہ اب ہم زندہ ہیں
تا کہ ایک دوسرے سے غیر مشروط محبت کر سکیں''[۱]

اس نظم میں شاعر نے تمام اساطیری سلسلوں کو اندھیرے سے روشنی کی کا سفر قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ دیومالائی خداؤں کے سامنے انسانوں کی اہمیت کچھ نہیں۔ بے بسی کے اس احساس کو مٹانے کا صرف ایک طریقہ ہے اور وہ ہے ''غیر مشروط محبت''۔ رشید نثار کی نظم ''لافانی سسکی کا حاصل''[۲] بھی ایسی ہی کتھا ہے، اس نظم کے بارے میں سجاد نقوی نے لکھا ہے:

> ''اس نظم کی بڑی خوبی اس کی پراسراریت ہے جس کی وجہ رشید نثار کا وہ متصوفانہ رویہ ہے جو ایک طرف قاری کو مذہب اور اساطیر کی پراسرار فضا تو دوسری طرف سائنس کے انوکھے انکشافات کی سیر کراتا ہے۔